حق یہی ہے کہ عرب مورخین کے نزدیک بوداسف سے مراد مہاتما گوتم بدھ ہیں اور وہی ان کے خیال میں فرقہ صابئہ کے بانی ہیں۔

عام ارباب تفسیر ہوں یا ارباب تاریخ کسی نے اس پر غور نہیں کیا کہ خود قرآن مجید سے صابئون کی کن خصوصیات و اوصاف پر روشنی پڑتی ہے۔ ورنہ اختلاف و تنوع آرا کا دائرہ ہرگز اس قدر وسیع نہیں ہو سکتا تھا اور نہ اس فرقہ کی تعیین کے سلسلے میں کوئی ایسی بات زبان سے نکلتی جس کی تردید خود قرآن سے ہوتی ہے۔ اور واقعی ایک فاضل مستشرق کے بقول یہ امر کچھ کم افسوسناک نہیں ہے کہ قرآن میں جس فرقہ کا ذکر مسلمانوں اور مشہور اہل کتاب یہود و نصاری کے پہلو بہ پہلو کیا گیا تھا ، ارباب تفسیر و تاریخ اس کی صحیح اور قطعی نشاندھی سے قاصر رہے ہیں (۲۳)۔

صابؤن کی خصوصیات قرآن کی روشنی میں :

قرآن میں اس فرقہ کا ذکر تین جگہ آیا ہے۔سورۃ البقرہ آیت ٦٢ ، المائدہ آیت ٦٩ اور الحج آیت ۱۷ میں ۔ ان تینوں مقامات کو یکجائی طور پر پیش نظر رکھا جائے تو حسب ذیل نتائج صاف طور پر نکلتے ہیں۔

(۱) صابئہ مشرک نہیں تھے ، کیونکہ سورۃ الحج میں ان کو مشرکین کے بالمقابل ایک قسم کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے ارشاد ہے۔

ان الذین آمنوا والذین هادوا والصابئین والنصری والمجوس والذین اشرکوا ان الله یفصل بینهم یوم القیامة ان الله علی کل شئی شهید ۔

بے شبہ مومن ، یہود ، صابی ، نصاری مجوسی اور مشرک الله قیامت کے دن ان میں امتیاز کرے گا ۔ بے شبہ الله ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔

اس آیت میں یہ بات بھی لحاظ رکھنے کے قابل ہے کہ صابئین کو ترتیب میں تیسرے نمبر پر یعنی نصاری سے بھی پہلے رکھا گیا ہے۔

(۲) صابی اہل کتاب تھے ، کیونکہ مشرکین کے علاوہ جتنے لوگ باقی رہ

جاتے ھیں وہ سب ,,وما من امة الاخلا فیھا نذیر،، کے ارشاد کے مطابق اھل کتاب ھیں ۔ اس بات کا قوی قرینہ یہ ہے کہ ان کو اھل کتاب کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ یہود اور نصاری کا اھل کتاب ھونا تو ظاھر ھی ہے، مجوس کے ساتھ بھی حضرت عمرؓ نے اھل کتاب کا معاملہ کیا ہے(۲۳) ۔ علاوہ ازیں سورۃ البقر اور سورۃ المائدہ کی آیتوں کا سیاق بتا رھا ہے کہ ,,من آمن باللہ،، سے پہلے جو چار طبقات بشمول صابئہ بیان کئے گئے ھیں وہ کسی دین سماوی کے کسی نہ کسی شکل میں پیرو ھیں اور اس لئے ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر ان سے متوقع ہے ۔

(۳) معطوف اور معطوف علیہ میں مغائرت ھوتی ہے اس بنا پر ان آیات سے یہ بھی معلوم ھوا کہ صابئہ ایک مستقل بالذات اور ممتاز فرقہ تھا ۔ یہ نہیں تھا جیسا کہ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ وہ یہود یا نصاری کی ایک شاخ ھوں ۔

ان تنقیحات کی روشنی میں غور کیا جائے تو مندرجہ ذیل اقوال و آرا جو آپ اوپر پڑھ چکے ھیں قرآن سے خود بخود ان کی تردید ھو جاتی ہے ۔

(الف) صابئہ کا کوئی دین نہیں تھا ۔

(ب) یہ لوگ مشرک تھے اور فرشتوں و ارواح وغیرہ کی عبادت کرتے تھے ۔

(ج) صابؤن ان سب لوگوں کو کہتے ھیں جو ایک دین ترک کرکے کوئی دوسرا دین اختیار کر لیں ۔

(د) صابئہ دو قسم کے تھے ۔ ایک حنفا اور دوسرے مشرکین ۔ اس قول کی تردید کی وجہ یہ ہے کہ جو فرقہ اصلاً اھل دین یا اھل کتاب کی حیثیت سے معروف ھو جاتا ہے اُوس کے کچھ افراد اگر مشرکانہ اعمال و افعال کرنے بھی لگیں تو اس سے فرقہ کی دو قسمیں نہیں ھو جاتیں ۔ جب تک کہ وہ لوگ اس فرقہ سے

اپنا تعلق منقطع کرنے کا اعلان نہیں کرتے فرقہ کے اعتبار سے غیر مشرک ہی کہلائینگے ۔

صابئہ بودھ مت کے پیرو نہیں ہو سکتے :

مذکورہ بالا اقوال مفسرین کے تھے ۔ اب مورخین کا قول یعنی یہ کہ بودھ مذہب کے پیرو صابئہ ہیں ، اس پر غور کیا جائے تو قرآن سے صاف طور پر اس کی تردید بھی ہو جاتی ہے اور اس کے وجوہ یہ ہیں ۔

(١) گوتم بدھ کے ہاں نہ خدا کا تصور ہے اور نہ یوم آخرت کا اور اس بنا پر پیغمبری کا بھی اس مذہب میں کوئی تصور نہیں ۔

(٢) گوتم بدھ کے مذہب کو قرآن کی اصطلاح کے مطابق ہم دین نہیں کہہ سکتے ۔

(٣) گوتم بدھ اور ان کے پیروؤں کے متعلق عرب مورخین کا یہ بیان غلط ہے کہ گوتم بدھ نے پیغمبری کا دعوی کیا تھا ۔ اور یہ لوگ توحید کے قائل تھے ۔

(٤) عرب مورخین لکھتے ہیں کہ صابئہ تین وقت کی نماز مسلمانوں کی طرح پڑھتے تھے ۔ ان کے ہاں حلال و حرام کے احکام بھی مسلمانوں کے احکام سے ملتے جلتے تھے (٢٥) ۔

اگر مورخین کے مطابق یہ صابئہ کی صحیح تصویر ہے تو اس کا مصداق بودھ نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ ان کے ہاں نہ قبلہ رو نماز کا پتہ ہے اور نہ ان کے احکام مسلمانوں کے احکام سے مماثلت رکھتے ہیں ۔

مسعودی نے ابو بکر محمد بن زکریا الرازی کی ایک کتاب کا بھی ذکر کیا ہے جسے مسعودی نے خود دیکھا ہے اور جس میں حرانی صابئہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں (٢٦) ۔ ہمیں نہیں معلوم کہ رازی نے جو یہ مذاہب بیان کئے ہیں وہ کیا ہیں ؟ البتہ خود مسعودی نے ان لوگوں کا مذہب کواکب اور جواہر عقلیہ کی پرستش بتایا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رازی نے بھی یہی لکھا ہوگا ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو یہ لوگ بھی یقیناً قرآن کے صابئہ نہیں ہیں ۔

عہد حاضر کے علماء نے بھی اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کی ہے لیکن متقدمین نے جو کچھ لکھا ہے ان حضرات نے بھی اسی کو الٹ پلٹ کر نقل کر دیا ہے ۔ چنانچہ سید محمود شکری الآلوسی اپنی فاضلانہ کتاب بلوغ الارب میں لکھتے ہیں ۔

,,یہ لوگ حران میں تھے اور یہ مقام صابئہ کا مرکز تھا ۔ ان میں دو گروہ تھے ۔ ایک حنفا کا اور دوسرا مشرکین کا ۔ ان میں جو مشرک تھے وہ سبعہ سیارہ اور ان کے بروج کی پرستش کرتے تھے ۔ اور ان کا ھیکل بنا کر رکھتے تھے . . . ان ستاروں کی عبادت کرنے کے طریقے مختلف تھے ۔ یہ ان کے بت بھی بنا کر رکھتے ، ان کے نام کی قربانی کرتے اور مسلمانوں کی طرح پانچ وقت کی نماز بھی پڑھتے تھے ۔ ان میں کچھ گروہ تھے جو ماہ رمضان کا روزہ بھی رکھتے اور نماز میں رخ کعبہ کی طرف کرتے تھے ۔ کعبہ کی تعظیم کرتے اور حج کے بھی قائل تھے ۔ ان کے ہاں کھانے پینے کی چیزوں میں اور نکاح کے معاملہ میں حلال و حرام کے احکام وھی تھے جو مسلمانوں کے ہاں ھیں (۲۷) ،،

مذکورہ بالا باتیں وھی ھیں جو مورخین نے لکھی ھیں ۔ البتہ ایک نئی بات یہ بھی لکھی گئی ہے کہ ,,یہ لوگ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی قوم اور آپ کے اھل دعوت تھے (۲۸) ،، لیکن اس کے بعد فاضل موصوف نے جو کچھ تفصیلات لکھی ھیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک بھی صابئہ یہود اور نصاری اور مجوس کی طرح ایک خاص فرقہ کا نام نہیں ہے جس کے مخصوص عقائد و اعمال ہوں ۔ بلکہ صابئہ مختلف فرقوں اور گروہوں کا نام ہے جن کے درمیان اختلاف عقائد و افکار کے باوصف صرف ایک مشترک امر یہ ہے کہ یہ لوگ کسی ایک خاص دین اور مذھب کے پابند نہیں ھیں ۔ جس کسی مذھب اور مسلک دینی میں انہیں کوئی اچھی بات نظر آتی ہے اسے قولاً و عملاً اختیار کر لیتے ھیں اور اسی وجہ سے ان کا نام صابئہ ہے (۲۹) ۔ چنانچہ یہ سب

کچھ لکھنے کے بعد موصوف کہتے ہیں ۔ ,,غرض کہ صابئہ کے بہت سے فرقے اور گروہ ہیں ۔ ایک فرقہ حنفا کا اور دوسرا مشرکوں کا تیسرا فلاسفہ کا اور ایک فرقہ بالکل آزاد لوگوں کا ۔ یہ لوگ عجیب معجون مرکب ہیں ۔ ان میں کوئی نبوت کا قائل ہے اور کوئی منکر ۔ کوئی توحید کو مانتا ہے اور کوئی مشرک ہے،، ۔ جیسا کہ ہم اوپر بتا آئے ہیں قرآن میں جن لوگوں کو صابئہ کہا گیا ہے وہ یہود اور نصاری کی طرح ایک مستقل فرقہ ہیں اور اہل کتاب ہیں اس لئے آلوسی جن کو صابئہ کہتے ہیں وہ یقیناً قرآن کے صابئہ نہیں ہیں ۔ (جاری)

****